23

خواہ ساری دنیا مخالفت کرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں بہرحال قائم ہو کر رہے گی

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم بھی اسلام کی ترقی میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں

(فرمودہ 15 جون 1956ء بمقام خیبر لاج مری)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''پچھلے جمعہ میں مَیں خطبہ کے لیے نہیں آ سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ مجھ پر بیماری کا پھر حملہ ہوا۔ اور یہ حملہ کسی ایسی شکل میں ہوا جو مجھے معلوم نہیں کیونکہ دیکھنے والے بتاتے نہیں کہ حملہ کس شکل میں ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے بتا دیا تو اِس سے آپ کو گھبراہٹ ہو گی حالانکہ نہ بتانے سے اَور زیادہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ نامعلوم بیماری کس شکل میں ظاہر ہوئی تھی۔ بہرحال مجھ پر اُس روز سے بیماری کا شدید حملہ ہوا اور اس کا محرّک یہ ہوا کہ تحریک جدید کے مشنوں کو جو خرچ جاتا ہے اُس کے متعلق مجھے بعض غلطیوں کا علم ہوا اور میں نے وکیل المال کو ربوہ سے بلوایا۔ میں نے یورپ کے سفر میں غیرممالک کی جماعتوں اور مختلف غیرملکی دوستوں میں تحریک کر کے جن کا اپنا پاؤنڈ ہے اور جن کے روپیہ پر پاکستان کو کوئی حق

نہیں ایک بڑی رقم جمع کر کے اُن کو دی تھی اور میں سمجھتا تھا کہ اُس روپیہ سے دوسال تک مسجدیں بھی بن جائیں گی اور بیرونی ممالک کے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا۔ اِس سال کا خرچ ہم گورنمنٹ سے لے چکے ہیں۔ پس میں سمجھتا تھا کہ یہ اِتنی بڑی رقم ہمارے پاس محفوظ ہے کہ اس میں سے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا اور بیرونی ممالک میں مساجد بھی بن جائیں گی۔ مگر جب میں نے وکیل المال کو بلایا تو مجھے معلوم ہوا کہ بجائے کئی ہزار پونڈ موجود ہونے کے جو میں نے اُن کو اکٹھے کر کے دیئے تھے اب صرف پینتیس پونڈ اُن کے پاس باقی ہیں اور چھ سو پونڈ ماہوار ہمارا بیرونی مشنوں کا خرچ ہے۔ اِس کا مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ معاً میرے حافظہ پر اثر پڑ گیا اور مجھے ہر چیز بھولنے لگ گئی۔ اور ابھی مجھے معلوم نہیں کہ بیماری نے کیا شکل اختیار کر لی تھی کیونکہ گھر میں مَیں جس سے بھی پوچھتا ہوں وہ کہتا ہے آپ کو بتانا نہیں کیونکہ اِس سے آپ کی بیماری بڑھ جائے گی حالانکہ یہ بیوقوفی کی بات ہے۔ وہ اِتنا نہیں سمجھتے کہ جب وہ مجھے بتائیں گے نہیں تو اِس سے مجھے اَور گھبراہٹ ہو گی کہ معلوم نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ بہرحال اس وجہ سے مجھ پر بیماری کا صدمہ ہوا اور وہ حملہ اِتنا شدید تھا کہ پانچ دن تک میں کوئی کام نہیں کر سکا۔ پچھلے جمعہ کو اِس کا حملہ ہوا تھا اور آج پھر جمعہ ہے۔ گویا سات دن گزر چکے ہیں۔ مگر چونکہ دودن سے میں نے پھر ترجمہ قرآن کا کام شروع کر دیا ہے اس لیے پانچ دن ایسے گزرے ہیں کہ جن میں مَیں بالکل کام نہیں کر سکا اور بہت آہستہ آہستہ اس کا اثر دور ہوا۔ اب بھی جب خیال آتا ہے کہ پینتیس پونڈ میں سارا سال کس طرح گزرے گا، ہمارا تو ماہوار خرچ ہی چھ سَو پاؤنڈ ہے تو دل کانپنے لگتا ہے اور طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ محض تحریک جدید کے افسروں کی بیوقوفی تھی کہ وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ آئندہ کیا ہو گا۔ آج ہی وکیل المال کی چِٹھی آئی ہے کہ ہم نے یہ روپیہ اِن اِن مقامات پر خرچ کیا ہے۔ بتایئے اس میں کونسا خرچ ناجائز ہے۔ حالانکہ اصل اعتراض یہ ہے کہ تم نے اِتنے دنوں میں اَور آمد کیوں نہ پیدا کی اور کیوں تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ ہمیں آئندہ بھی اخراجات کی ضرورت ہو گی اور ہمیں اس کے لیے ابھی سے کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔ یہ سیدھی بات ہے کہ جو خرچ ہوتا ہے وہ تو بہرحال ہو گا مگر یہ کونسی عقل ہے

کہ انسان روپیہ خرچ کرتا چلا جائے اور یہ نہ سوچے کہ کل کو کیا بنے گا۔ اگر میں نے دس گیارہ ہزار پونڈ ان کو دیا تھا تو اُن کو چاہیے تھا کہ وہ اس کا دسواں حصہ خرچ کرتے اور اس خرچ کے معاً بعد اس سے دوگنا اَور جمع کرنے کی کوشش کرتے۔ پھر دسواں حصہ خرچ کر لیتے اور دو حصے اَور جمع کر لیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو جتنا روپیہ میں نے ان کو دیا تھا اس سے سوا یا روپیہ ان کے پاس موجود ہوتا۔ مگر انہوں نے میرا اِتنا بُرا حال کر کے کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا بلکہ شاید فالج کے حملہ کے بعد میں اِتنا موت کے قریب کبھی نہیں پہنچا جتنا اس وقت پہنچا تھا۔

اب آ کر لکھ دیا ہے کہ فلاں ترکیب سے بھی کام ہوسکتا ہے اور فلاں ترکیب سے بھی پونڈ جمع ہو سکتا ہے۔ کوئی اِن بیوقوفوں سے پوچھے کہ تم نے ان تدبیروں کو سال بھر کیوں استعمال نہ کیا اور کیوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے؟ حالانکہ اِسی ترکیب سے میں نے یہ رقم اکٹھی کی تھی۔ ہماری کئی جماعتیں خداتعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں موجود ہیں اور وہ اپنے اندر بڑا اِخلاص اور دین کا جوش رکھتی ہیں۔ انہوں نے سفرِ یورپ کے موقع پر بہت سے پونڈ بھجوا دیئے جن سے ہمارا کام چلتا چلا گیا اور اس روپیہ پر پاکستان کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ چنانچہ اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے جب ہمیں کچھ روپیہ کی اجازت دی تو ہم نے اُس سے پوچھا کہ بیرونی ممالک میں بھی ہماری جماعتیں ہیں۔ اگر وہ ہماری امداد کے لیے کچھ روپیہ بھجوائیں تو کیا اِس پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو جتنا روپیہ بھجوانا چاہیں بھجوا سکتی ہیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ انہوں نے روپیہ بھجوایا اور اس سے بیماری اور کھانے وغیرہ کے اخراجات پورے ہوئے۔

پھر وہاں میں نے ایک موٹر بھی خریدا۔ جب میں آنے لگا تو سوال پیدا ہوا کہ کہیں پاکستان گورنمنٹ اعتراض نہ کر دے کہ ہم نے تو تمہیں اِتنا روپیہ نہیں دیا تھا تم نے یہ موٹر کہاں سے خرید لیا؟ اِس پر ہمیں پتا لگا کہ حکومتِ پاکستان اس روپیہ پر کوئی اعتراض نہیں کرتی جو باہر کے ممالک سے حاصل کیا گیا ہو۔ چنانچہ ہم نے وہاں کے بنک کو لکھا کہ بتاؤ یہ باہر کا روپیہ ہے یا نہیں؟ اس نے ہمیں سرٹیفکیٹ دے دیا کہ یہ روپیہ انہیں افریقہ سے آیا ہے۔

چنانچہ جب ہم کراچی پہنچے تو گورنمنٹ نے ہمیں فوراً اجازت دے دی اور کہہ دیا کہ بیشک یہ موٹر لے جاؤ کیونکہ یہ ہمارے روپیہ سے نہیں بلکہ بیرونی ملک کے روپیہ سے خریدی گئی ہے۔ اِسی طرح اسٹیٹ بنک سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ باہر سے جو روپیہ آپ کو ملا ہے وہ بیشک آپ بنک میں جمع کرا دیں۔ اگر باہر کی جماعتیں آپ کو چندہ یا امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھیجتی ہیں تو وہ آپ کا مال ہے ہمارا اُس پر کوئی حق نہیں۔ غرض اِس طرح میں نے ان کو روپیہ اکٹھا کر کے دیا تھا۔ وہ بھی اگر چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے مگر عین اُس وقت جب چھ سَو پونڈ ماہوار کے حساب سے سات ہزار دوسَو پونڈ کی سال بھر کے لیے ضرورت تھی انہوں نے آ کر کہہ دیا کہ ہمارے پاس اب صرف پینتیس پونڈ باقی ہیں۔ اِس کا مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ پھر مجھ پر بیماری کا شدید حملہ ہو گیا۔

پھر انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے کہ مصیبتیں ہمیشہ اکٹھی آتی ہیں اکیلی نہیں آتیں۔1 اس کے دوسرے ہی دن میرے ایک دانت میں شدید درد شروع ہو گیا اور ایک عصبہ کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ گل گیا ہے۔ آخر راولپنڈی سے ڈاکٹر بلوائے گئے۔ خداتعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے آدمی ہر جگہ موجود ہیں۔ اِسی طرح لاہور فون کیا گیا اور وہاں سے ڈاکٹر عبدالحق صاحب آ گئے اور وہ دانت نکال دیا گیا۔ اس کی درد بھی تین چار دن رہی اور چونکہ میں پہلے ہی بیمار تھا یہ تکلیف بھی لمبی ہو گئی ورنہ جلدی آرام آ جاتا۔ اب ڈاکٹری لحاظ سے تو زخم اچھا ہو گیا ہے مگر مجھے اب بھی کبھی کبھی ٹیس پڑتی ہے مگر اُس جگہ نہیں جہاں سے دانت نکلوایا گیا ہے بلکہ اس سے اوپر کے تندرست دانت میں ٹیس محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ریفرڈ پین (REFERRED PAIN) ہے یعنی درد تو اُسی عصبہ میں ہوتی ہے جو ماؤف تھا مگر محسوس دوسری جگہ ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسی مصیبت آئی کہ جس کی وجہ سے وہ سارا فائدہ جو اَب تک حاصل ہوا تھا جاتا رہا اور پھر نئے سرے سے طبیعت کو بحال کرنا پڑا۔ بیشک دانت کی تکلیف ایک زائد تکلیف تھی جو کسی کے اختیار میں نہیں تھی مگر اس بیماری کا اصل محرک تحریک جدید کے افسروں کی نالائقی تھی۔ وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے اور انہوں نے سمجھا کہ یہ خلیفہ بے ایمان ہے۔ مبلغ مریں یا جیئیں اور مشن خواہ سارے کے سارے بند ہو جائیں

اِس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر ان کا بیٹا مر جائے یا ان کی بیوی مر جائے تو انہیں اس کے مرنے کا اِتنا صدمہ نہیں ہوسکتا جتنا یورپ کے ایک مشن کے بھی خطرہ میں پڑنے سے مجھے ہوتا ہے۔انہوں نے سمجھا کہ جب ہم یہ بات پیش کریں گے تو وہ ہنستے ہنستے کہہ دیں گے کہ جب روپیہ ہی نہیں رہا تو اب سال بھر مشن بیشک بند رکھو مبلغ خود بخود کہیں سے قرض لے کر واپس آ جائیں گے اور ہم بھی ہنس کر کہہ دیں گے کہ ہم کیا کریں، غلطی ہوگئی ہے، روپیہ تو سب خرچ ہو گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے مشن اب اتنے پھیل چکے ہیں کہ ان کی نگرانی بڑی مشکل ہے۔ جب تک پوری مضبوطی سے کام نہ کیا جائے اُس وقت تک مشکلات دور نہیں ہوسکتیں۔ میں نے بعض افسروں کو نکال کر اپنے بیٹے کو اس کام پر مقرر کیا تھا مگر میں نے جو اُس سے امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں وہ مجھے پوری ہوتی نظر نہیں آئیں۔میں نے سمجھا تھا کہ اس کے دل میں بھی وہی درد ہوگا جو میرے دل میں ہے۔مگر کیفیت یہ ہے کہ میں جب بھی کوئی بات پوچھوں مجھے کہا جاتا ہے کہ ہم پتا لے کر بتائیں گے حالانکہ مجھے چھ مہینے بلکہ سال بھر پہلے سب باتوں کا پتا ہوتا ہے اور گو میرا دماغ اب کمزور ہو گیا ہے مگر پھر بھی سب باتیں میرے دماغ میں موجود ہوتی ہیں۔ مگر ان سے پوچھو تو جواب یہ ملتا ہے کہ اب پتا لیں گے۔ حالانکہ دیانتداری یہ ہوتی ہے کہ افسر کو ہر چیز کا پتا ہو اور اسے معلوم ہو کہ چھ مہینے یا سال کے بعد یہ حال ہوتا ہے۔ مثلاً افریقہ کے دوست ہیں وہاں بڑی بھاری مخلص جماعت ہے۔ میرا یورپ کا سارا سفر انہیں کی امداد کی وجہ سے ہوا۔ پچھلی دفعہ بھی افریقہ اور عرب کے لوگوں نے مدد کی تھی اور اب بھی زیادہ تر افریقہ کے دوستوں نے ہی مدد کی۔ پھر ایک اَور دوست کے ذریعہ بھی بڑی بھاری رقم حاصل کی گئی مگر انہوں نے ستمبر سے لے کر اب تک وہ ساری کی ساری رقم خرچ کر دی اور اب صرف پینتیس پونڈ باقی رہ گئے ہیں حالانکہ جب میں لندن سے چلا تھا اُس وقت چھتیس سو پونڈ موجود تھا اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی چار ہزار پونڈ مل چکا تھا۔ روپیہ کا حساب دے دینا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حساب ہر ایک دے سکتا ہے۔ اگر ایک ڈاکو سے پوچھو تو وہ بھی بتا سکتا ہے کہ اُس نے کہاں کہاں روپیہ خرچ کیا ہے۔اب بھی میں نے پوچھا

تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہالینڈ کی مسجد پر اِتنا خرچ ہوا ہے حالانکہ سوال یہ ہے کہ کیا ہالینڈ میں آج مسجد بنی ہے؟ کیا تمہیں پتا نہیں تھا کہ مسجد بنے گی تو روپیہ بھی خرچ ہو گا ؟ یا تمہارا یہ خیال تھا کہ ہالینڈ کے انجنیئر اور راج اور معمار سب مفت کام کریں گے؟ یا تم یہ سمجھتے تھے کہ وہ لکڑی مفت دیں گے؟ یا سیمنٹ کی ضرورت ہو گی تو وہ کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے؟ اگر تمہیں پتا تھا کہ یہ اخراجات ہوں گے تو تم نے کیوں اُسی وقت سے کام شروع نہ کر دیا اور کیوں روپیہ کے جمع کرنے کی فکر نہ کی؟ مگر بجائے اِس کے کہ وہ روپیہ جمع کرنے کی فکر کرتے وہ چُپ کر کے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں بتایا کہ جوتم روپیہ جمع کر کے آئے تھے اُس کا بھی ہم نے بیڑا غرق کر دیا ہے۔ آخر انسان جس کی بیعت کرتا ہے اُس کے متعلق اُسے یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں جس سے اُسے تکلیف ہو۔مگر بجائے اِس کے کہ وہ مجھے تشویش اور فکر سے بچاتے انہوں نے چاہا کہ اسے موت کے قریب کر کے جلدی قبر میں پھینک دو تا کہ یہ مصیبت ہمارے سر سے ٹلے۔ اب تو یہ روزروز ہم سے پوچھتا ہے کہ تم نے دین کا فلاں کام کیوں نہیں کیا، فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ یہ مر جائے گا تو ہم آزاد ہو جائیں گے اور پھر ہمیں کوئی پروا نہیں ہو گی۔

اب لکھتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کریں ہمارا دل اس تصوّر سے دُکھا جا رہا ہے کہ کہیں آپ کے منہ سے ہمارے لیے بددعا نہ نکل جائے۔مگر سوال یہ ہے کہ تمہارے لیے دعا کس طرح نکلے۔ کیا تم نے خدا کا گھر آباد کر دیا ہے؟ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام تم نے بلند کر دیا ہے؟ اگر تم نے کوشش یہ کی ہے کہ تمہاری اِس غفلت کے نتیجہ میں بیرونی مشن بند ہو جائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام یورپ میں نہ پھیلے تو خدا کے گھر کو اُجاڑنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی بلندی میں روک ڈالنے والے کے لیے خواہ میں اپنے نفس کو کتنا بھی روکوں نکلے گی تو بددعا ہی۔ چاہے ایسی حالت میں بھی میں اپنے نفس کو روکوں اور یہی کہوں کہ الٰہی! یہ تیرے کمزور بندے ہیں تُو ان پر رحم فرما۔ مگر دل سے تو بددعا ہی نکلے گی کیونکہ جب نظر یہ آتا ہے کہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کے اندراندر ہمیں یورپ کے سارے مشنوں کو ختم کرنا پڑے گا تو دعا کس طرح

نکل سکتی ہے۔ سوائے اِس کے کہ اللہ تعالیٰ خود غیر معمولی حالات پیدا کر دے اور پھر باہر کی جماعتوں کو توفیق عطا فرما دے کہ وہ اس غرض کے لیے ہمیں روپیہ بھجوا دیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اِس میں یہاں کی جماعتوں کا بھی قصور ہے۔ جب مساجد کی تعمیر کے لیے میں نے چندہ کی تحریک کی تو ہماری ساری کی ساری مجلس شوریٰ کھڑی ہو گئی اور لوگوں نے کہا کہ یہ بڑی آسان ترکیب ہے اِس میں ہم ضرور حصہ لیں گے۔ اُس وقت ہمارا اندازہ یہ تھا کہ اگر جماعتیں اس میں پوری طرح حصہ لیں تو ایک لاکھ ستّر ہزار روپیہ سالانہ اکٹھا ہو سکتا ہے مگر رپورٹ آئی ہے کہ صرف سَو ڈیڑھ سَو ماہوار آ رہا ہے۔ گویا اِس طرح سال بھر میں صرف بارہ سَو روپیہ آتا ہے۔ اگر سال میں بارہ سَو روپیہ آئے تو ایک مسجد بنانے کے لیے ہمیں قریباً پانچ سَو سال کا عرصہ درکار ہو گا۔ اور اگر پانچ سَو سال میں ہم نے ایک مسجد بنائی تو دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہو گی۔ حالانکہ دنیا اِس وقت اسلام کی پیاسی ہے اور وہ ہم سے مبلغین اور لٹریچر کا مطالبہ کر رہی ہے۔ کل ہی ایک ایسے ملک سے چٹھی آئی ہے جہاں مسلمانوں کی بڑی بھاری تعداد ہے۔ وہاں ایک شخص نے قرآن کریم کا دیباچہ جو میرا لکھا ہوا ہے جرمنی میں پڑھا اور پھر اُس نے لکھا کہ میں نے آپ کا دیباچہ پڑھا ہے اور میں اس سے بڑا متأثر ہوا ہوں۔ اگر ہماری زبان میں آپ اسے شائع کر دیں تو ہمارے ملک میں بیس لاکھ مسلمان ہیں۔ ان کے متعلق آپ سمجھ لیں کہ وہ فوراً آپ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو کام شروع ہیں اگر وہی پورے نہ ہو رہے ہوں تو ہم نئے کام کس طرح شروع کر سکتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کئی ممالک جن میں اِس وقت عیسائیت کو غلبہ حاصل ہے اگر ان میں تبلیغ کی جائے اور لٹریچر پھیلایا جائے تو وہ بہت جلد احمدی ہو جائیں گے۔ گو مسلمان علماء کے لیے یہ بڑے افسوس کی بات ہو گی۔ چنانچہ آج ہی کراچی سے چٹھی آئی ہے کہ سپین نے جو تبلیغِ اسلام کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر وہاں کے علماء نے لکھا ہے کہ یہ بڑا نیک کام ہے اور ہمیں تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اسلامی مبلغ کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں۔ مگر اِن باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اسلام نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے۔ چاہے مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا عیسائی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا ہندو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی بلند سے بلندتر ہوتی چلی جائے گی اور وہ عرش تک پہنچ کر رہے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی خواہ ساری عیسائی دنیا زور لگا لے، ساری ہندو دنیا زور لگا لے، ساری یہودی دنیا زور لگا لے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرسی کو کھینچنے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔ وہ آسمان کی بلندیوں کی طرف اُڑتی چلی جائے گی۔ اور اگر زمین کے لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کرسی پر نہیں بیٹھنے دیں گے تو آسمان سے خدا اُترے گا اور وہ خود آپ کو اس کرسی پر بٹھائے گا۔ یہ خدائی قضا ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا 2

یہ آسمان کی قضا ہے اور اس نے ہو کر رہنا ہے نہ امریکہ کی طاقت ہے نہ اسرائیل کی طاقت ہے نہ روس کی طاقت ہے نہ انگلستان کی طاقت ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کرسی سے اُتار سکے۔ سپین کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔ پچھلے دس پندرہ سال میں وہاں تین حکومتیں بدل چکی ہیں لیکن پھر بھی اگر بعض حکومتیں فرض شناسی سے کام نہیں لیں گی اور ظلم کرنا شروع کر دیں گی تو اللہ تعالیٰ اس ظلم کو برداشت نہیں کرے گا اور خدا خود انہیں مجبور کرے گا کہ وہ اسلام کے راستہ سے روکیں دور کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغوں کو اگر عقل دے تو اب بھی وہ ایسے سامان پیدا کر رہا ہے جن سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

پچھلے دنوں تیونس کا ایک شہزادہ جو تخت کا وارث تھا مصر میں آیا اور احمدی ہو کر چلا گیا مگر ہمارے مبلغوں نے یہ غلطی کی کہ اُس سے تعلق نہیں رکھا۔ اِسی طرح الجزائر کا ایک نمائندہ پچھلے دنوں آیا اور مجھے ملا اور کہنے لگا کہ مولوی آپ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ میں نے تو خود احمدیت کا مطالعہ کیا ہے اور مجھے اس کی تعلیم بڑی اچھی نظر آتی ہے۔ میں نے کہا یہ اُن سے پوچھو کہ وہ کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ کہنے لگا کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی

کہ وہ ایسی اچھی باتوں کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اِسی طرح زیکوسلویکیا کا ایک نمائندہ مجھے زیورک میں ملا اور کہنے لگا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا جلدی نہ کرو۔ پہلے مولویوں کی باتیں سن لو ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کی باتیں سن کر کہنے لگ جاؤ کہ اب میں مرتد ہونا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے اُسے اختلافات بتائے اور کہا کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں اور وہ انہیں آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ہم قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں سمجھتے مگر وہ کئی آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اِسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لیے تلوار کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ جہاد کا یہی مفہوم سمجھتے ہیں کہ تلوار کے ساتھ غیر مسلموں کی گردنیں کاٹ دی جائیں۔ وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ پہلے ہی ان باتوں کو مانتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ اس لیے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھتا ہو۔ پھر ہمارے ملک پر ٹیٹو کی حکومت ہے۔ اگر ہم لوگوں کو یہ مسئلہ بتائیں گے کہ غیر مسلموں کو قتل کرنا جائز ہے تو ٹیٹو پہلے ہماری گردنیں کاٹے گا اور کہے گا کہ تمہیں تو جب تلوار ملے گی دیکھا جائے گا پہلے میں تمہاری گردنیں اُڑاتا ہوں۔ ہماری عقل ماری ہوئی ہے کہ ہم اس مسئلہ کو تسلیم کریں۔ باقی رہا قرآن میں منسوخی کا سوال، سو یہ بات بھی بالکل واضح ہے۔ اگر مان لیا جائے کہ قرآن میں بعض منسوخ آیات ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ سارا قرآن ہی قابلِ اعتبار نہیں۔ ہم ایسے بیوقوف نہیں کہ ان باتوں کو مان لیں۔ آپ بیشک تسلی رکھیں مولویوں کا نہ ہم پر اثر ہوسکتا ہے اور نہ میرے ملک کے دوسرے لوگوں پر۔ آپ بیشک لٹریچر بھیجیں ہمارے نوجوان ان مسائل کو خوش آمدید کہیں گے اور وہ خوش ہوں گے کہ آپ نے اُن کو گمراہی سے بچا لیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر ملکوں میں اسلام کے پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اور چند ممالک تو ایسے نظر آ رہے ہیں کہ اگر ان میں صحیح طور پر تبلیغ کی جائے تو وہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر بہت جلد اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ کیونکہ اُن کے دلوں میں خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ اسلام کی تعلیم اُن تک پہنچے اور وہ اسے قبول کریں۔ بیشک سپین کی گورنمنٹ

ہمارے مبلغ کو نکال دے اور مولوی اس پر خوشیاں منا لیں مگر الٰہی تدبیر کا وہ کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اِدھر سپین کی گورنمنٹ نے ہمارے مبلغ کو نوٹس دیا اور اُدھر مراکش کے مسلمانوں نے خط و کتابت شروع کر دی ہے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ گویا اگر ایک ملک ٹانگ کھینچتا ہے تو دوسرا کرسی بچھانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اسلام کے پھیلنے کے خود سامان کر رہا ہے۔ شروع میں بھی جب اسلام پھیلا تھا تو خدا نے ہی پھیلایا تھا بندوں نے کہاں پھیلایا تھا۔

کارلائل جو ایک بہت بڑا عیسائی مؤرخ ہے اُس نے ایک کتاب "HEROES AND HERO WORSHIP" لکھی ہے۔ اس میں وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ عیسائی مؤرخ اپنی کتابوں میں بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں اس امر کا انکار نہیں کرتا کہ اُس وقت لڑائیاں ہوئی ہیں مگر ایک بات ہے جو ہمیشہ میرے دل میں کھٹکتی ہے اور جس کا کوئی جواب مجھے کسی عیسائی پادری کی طرف سے نہیں ملا کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے تو وہ مجھے یہ بتائیں کہ وہ آدمی جن کی تلواروں سے اسلام پھیلا اور سارا عرب فتح ہوا اُن کو کس تلوار نے مسلمان بنایا تھا۔ پھر کہتا ہے جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر فتح کر لیے جنہوں نے سارے عرب اور ایران اور استنبول کی حکومتوں تک کو اُڑا دیا، جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر پیدا کر دیئے جنہوں نے ایران اور استنبول کو بُھون ڈالا اُس کے لیے بزدلوں اور بھگوڑوں کو فتح کرنا کونسا مشکل کام تھا کہ اسے تلوار کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اگر بغیر تلوار کے اس نے بہادروں کو فتح کر لیا تھا تو بغیر تلوار کے کمزوروں کو فتح کرنا اُس کے لیے کونسا مشکل کام تھا۔3

بہرحال اسلام نے کمزوری کی حالت میں ترقی کی اور وہ ساری دنیا پر چھا گیا مگر پھر اسلام پر ضُعف کا زمانہ آ گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی کہ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا 4 یعنی اسلام شروع بھی کمزوری کی حالت میں ہوا جبکہ وہ مسافر تھا اور کوئی اس کا گھربار نہ تھا اور آئندہ بھی ایک زمانہ میں وہ ایسا ہی کمزور اور بے حقیقت ہو جائے گا جیسے ابتدا میں تھا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور مسلمان کمزور ہو گئے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی خبر دی تھی کہ جب اسلام مسافر ہو گا اور دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہو گا اُس وقت پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا اور پھر اسلام کو عروج اور غلبہ حاصل ہو گا۔ پس امریکہ کیا اور انگلستان کیا اور جرمنی کیا اور روس کیا اُن کی طاقت نہیں کہ خدا کے مقابلہ میں کھڑے ہوسکیں۔ جب اسلام کی ترقی کا دور دورہ تھا اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ایک زمانہ میں اسلام کمزور ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ واقع میں کمزور ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ بھی خبر دی کہ اس ضُعف کے بعد پھر اسلام غالب آئے گا اور دنیا پر چھا جائے گا۔5 تم غور کرو اور سوچو کہ جس وقت اسلام دنیا پر غالب تھا کیا اُس وقت کسی کے ذہن میں بھی آ سکتا تھا کہ اسلام کمزور ہو جائے گا؟ مگر جس خدا نے اِتنی بڑی حکومت کو کمزور کر دیا جو اناطولیہ سے شروع ہو کر چین کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھی اور پھر وہ حکومت برما میں بھی تھی، ملایا میں بھی تھی، فلپائن میں بھی تھی، انڈونیشیا میں بھی تھی، چائنا میں بھی تھی، ایران میں بھی تھی، عرب میں بھی تھی، الجزائر میں بھی تھی، مراکش میں بھی تھی، مگر پھر ایک ہوا چلی اور یہ تمام حکومتیں بالکل کمزور اور بے حقیقت بن کر رہ گئیں اور وہ قومیں جو ان کے ماتحت ہوا کرتی تھیں وہی ان پر حکومت کرنے لگ گئیں۔ اسی خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ جب مسلمان بالکل کمزور ہو جائیں گے اُس وقت پھر مسلمانوں کو طاقت بخشی جائے گی اور وہ دنیا کے بادشاہ بنا دیئے جائیں گے۔ پس کسی کی کیا طاقت ہے کہ وہ خدا کے آگے کھڑا ہو سکے۔ پہلے بھی خدا نے ہی اسلام کو بڑھایا تھا اور اب بھی خدا ہی اس کو بڑھائے گا۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہمیں بھی کچھ ثواب حاصل کرنے کا موقع دے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس ہمیں صرف اس نقطہ نگاہ سے غور کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی اس قضا کے پورا کرنے میں ہمیں بھی کوئی حصہ ملتا ہے یا نہیں۔ اگر ہماری جماعت کے دوست عقل سے کام لیں تو دس ملک میرے ذہن میں ایسے ہیں کہ اگر قربانی کرنے والے نوجوان

وہاں چلے جائیں تو تھوڑے عرصہ میں ہی وہ لکھ پتی بن سکتے ہیں بلکہ شاید اِس صدی کے اندر اندر اُن کی اولادیں بادشاہ ہو جائیں گی اور ہمیشہ کی عزت پائیں گی۔ ابھی شیخ بشیر احمد صاحب نے بتایا ہے ہائیکورٹ کے ایک جج یورپ گئے تھے انہوں نے واپسی پر بتایا کہ سپین کے مبلغ کو دیکھ کر مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے پرانے زمانہ کے مبلغین ہوا کرتے تھے۔ یہ جج احمدی نہیں بلکہ غیر احمدی ہیں اور پھر پاکستانی علماء کے زیرِ اثر ہیں مگر ہائیکورٹ کا جج ہونے کی وجہ سے چونکہ ان میں صحیح فیصلہ کرنے کا ملکہ پیدا ہو چکا ہے اس لیے جب انہوں نے ہمارے سپین کے مبلغ کو کام کرتے دیکھا تو ان پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اس مبلغ کو دیکھ کر پرانے اسلامی مبلغین کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان اس طرح بیرونی ممالک میں کام کرنا شروع کر دیں تو خداتعالیٰ کے فضل سے نئے نئے رستے کھل سکتے ہیں اور نئی نئی ترقیوں کے سامان ہو سکتے ہیں''۔

(الفضل 20 جون 1956ء)

1: IT NEVER RAINS IT POURS (Collins English Dictionary)

2: درثمین فارسی صفحہ 119 نظارت اشاعت وتصنیف ربوہ

3: On Heroes Hero - Worship by Thomas Carlyle
Lecture II. The Hero as Prophet .Mahomet: Islam

4: صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان اَلْاِسلَامَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا وانه یأرز بین المسجدین

5: صحیح البخاری کتاب التفسیر ۔ تفسیر سورة الجمعة۔